حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں سورۃ الجمعۃ کی ابتدائی آیات کی تفسیر اور موعود مسیح کے زمانے کی نشانیاں

احباب جماعت کو پاکستان، برکینا فاسو اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الجمعہ کی آیات هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ۔ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان آیات کا ترجمہ ہے کہ ”وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور ان ہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے اور وہ کامل غلبے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔“

۲۳ مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں یومِ مسیح موعود کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے اور رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق زمانے کے امام مسیح موعود و مہدی معہودؑ کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو آپؑ نے لدھیانے میں بیعت لے کر مخلصین کی جماعت قائم فرمائی۔ سورۃ الجمعہ کی جن آیات کی مَیں نے تلاوت کی ہے ان میں آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق کے آنے اور اس کے ذریعے ایک جماعت کے قیام کی خوش خبری دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بھی دیگر آیات اور احادیث میں یہ خوش خبری موجود ہے۔ اس وقت مَیں ان آیات کی وضاحت اور آنے والے مسیح موعود کے زمانے کی مختلف نشانیاں جو بیان ہوئی ہیں ان کی تفصیل حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں بیان کروں گا۔ اسی طرح آپؑ کا دعویٰ کیا تھا وہ بھی مختصر طور پر آپؑ کے الفاظ میں پیش کروں گا۔

ان آیات کی تفسیر میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے

جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہوچکے تھے۔ عُلومِ حکمیہ دینیہ جن سے تکمیلِ نفس ہو اور نفوسِ انسانی اپنے کمال کو پہنچے بالکل گم ہوگئے تھے۔ تب ایسے وقت میں خداتعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا اور اس رسول نے ان کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملو کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقینِ کامل تک ان کو پہنچایا۔ پھر فرمایا: ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا وہ بھی اوّل تاریکی وگمراہی میں ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہ کے صدق اور یقین کی مانند ہوجائے گا۔ حدیثِ صحیح میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث کے وقت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا لو کان الایمان معلقا بالثریا لناله رجل من فارس اس زمانے کی نسبت فرمایا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے۔

فرمایا: اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کمال ضلالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے اور آنحضرت ﷺ کے معجزات اور برکات کو مشاہدہ کرنے والے دو ہی گروہ ہیں۔ اوّل صحابہ اور دوسرا گروہ جو مانند صحابہ ہیں وہ مسیح موعود کا گروہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ بھی آنحضرت ﷺ کے معجزات کو دیکھنے والا ہے۔ آج کل ایسا ہی ہوا ہے۔ چنانچہ تیرہ سو برس بعد آنحضرت ﷺ کے معجزات کا دروازہ کھل گیا ہے اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ خسوف وکسوف رمضان میں موافق حدیث دار قطنی اور فتاویٰ ابنِ حجر کے ظہور میں آگیا۔ پھر ذوالسنین ستارہ بھی جس کا نکلنا مہدی اور مسیح موعود کے وقت میں بیان کیا گیا تھا ہزاروں لوگوں نے نکلتا ہوا دیکھ لیا۔ ایسا ہی جاوا کی آگ بھی ہزاروں لوگوں نے مشاہدہ کی۔ ایسا ہی طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشم خود مشاہدہ کرلیا۔ ملک میں ریل کا تیار ہونا اور اونٹوں کا بے کار ہونا یہ سب آنحضرت ﷺ کے معجزات تھے جو اس زمانے میں اسی طرح دیکھے گئے جیسے صحابہ نے معجزات کو دیکھا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ جلّ شانہٗ نے اس آخری گروہ کو منهم کے لفظ سے پکارا تاکہ یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں یہ بھی صحابہ کے رنگ میں ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاجِ نبوت کا کس نے پایا ہے۔

ہماری جماعت کو کئی وجوہ سے صحابہ کی جماعت سے مشابہت ہے۔ وہ خدا کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسے صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کی لعن طعن، ہنسی، ٹھٹھے اور بدزبانی اور قطع رحم کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے نشانوں اور آسمانی مدد سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسے صحابہ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے ہیں اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ روتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے وحی و الہام سے مشرف ہوتے ہیں جیسے صحابہ ہوتے تھے۔ جیسے یہ جماعت صحابہ سے مشابہ ہے ویسے ہی وہ شخص جو اس

جماعت کا امام ہے وہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ خود آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے مہدی معہود کی یہ صفت بیان فرمائی کہ وہ آپؐ سے مشابہ ہوگا۔ دو مشابہت اس کے وجود میں ہوں گی ایک مشابہت حضرت مسیحؑ کے وجود سے جس کی وجہ سے وہ مسیح کہلائے گا اور دوسری مشابہت آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے جس کی وجہ سے وہ مہدی کہلائے گا۔

اپنے دعویٰ کی نسبت آپؑ فرماتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ نے زمانے کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمانے کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گناہ سے بھرا ہوا دیکھ کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لیے مبعوث فرمایا۔ اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے، تب مَیں نے اس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو تجدیدِ دین کے لیے آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں۔ تا وہ ایمان جو زمین پر سے اٹھ گیا ہے اسے دوبارہ قائم کروں۔

اس پر کیا دلیل ہے کہ آنے والے مسیح موعود آپؑ ہی ہیں، اس حوالے سے آپؑ فرماتے ہیں کہ اس کا جواب یہ ہے کہ جس زمانے اور جس ملک اور جس قصبے میں مسیح موعود کا ظاہر ہونا قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور جن افعالِ خاصّہ کو مسیح کے وجود کی علّتِ غائی ٹھہرایا گیا ہے اور جن حوادثِ ارضی و سماوی کو مسیح موعود کے ظاہر ہونے کی علامات ٹھہرایا گیا ہے اور جن عُلوم و معارف کو مسیح موعود کا خاصّہ ٹھہرایا گیا ہے وہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے زمانے میں اور میرے ملک میں جمع کر دی ہیں۔
سلسلہ کی ترقیات کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں کہ آج سے تیئیس برس پہلے براہینِ احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلے کو مٹا دیں۔ ہر ایک مکر کام میں لائیں گے مگر خدا تعالیٰ اس سلسلے کی تائید ہمیشہ فرمائے گا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے براہینِ احمدیہ میں فرمایا تھا کہ فصاحت و بلاغت کے چشمے تیرے لبوں پر جاری کیے گئے۔ اس نشان کا ثبوت حضورؑ کی کتابیں ہیں۔ کئی کتابیں عربی بلیغ میں تالیف کر کے ہزار ہا روپے کے انعام کے ساتھ شائع کی گئیں لیکن کوئی مقابلے کے لیے نہ آیا۔

دعا کی قبولیت کے نشانات کے حوالے سے حضورِ انور نے ایک طالبِ علم عبدالکریم ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدرآباد دکن کی مثال پیش فرمائی کہ جو قادیان میں حصولِ تعلیم کے لیے آئے تھے اور انہیں سگِ دیوانہ نے کاٹ لیا تھا۔ ہر ممکن علاج کی کوشش کے بعد جب معالجین نے مایوسی کا اظہار کر دیا تو ایسے میں آپؑ نے خدا تعالیٰ سے نہایت درد کے ساتھ دعا کی اور اس موقعے پر قبولیتِ دعا کی خاص کیفیت بھی میسر آگئی چنانچہ کچھ ہی دیر میں اس طالبِ علم کی طبیعت سنبھلنا شروع ہو گئی اور چند دن کے اندر وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تائیدِ الٰہی کے نشانات کے ذکر میں ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی، غلام دستگیر قصوری اور چراغ دین جمونی کی مثالیں بھی پیش فرمائیں۔

حضور انور نے فرمایا آج مسلمان اگر اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ آگیا اور آنحضرت ﷺ کا حقیقی غلامِ صادق یہی ہے اور اس کی بیعت میں آنا آنحضور ﷺ کے حکم کے موجب ضروری ہے تو مسلمان دنیا میں اپنی برتری دوبارہ قائم کرلیں گے ورنہ ان کا یہی حال رہنا ہے جو ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: رمضان کے مہینے میں احمدی جہاں اپنے لیے دعا کریں، جماعت کے ہر قسم کے فتنے سے بچنے کے لیے بھی دعا کریں، وہاں مسلم امّہ کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے، انہیں اندھیروں سے نکالے اور انہیں اس بات کا ادراک حاصل ہو جائے کہ **مقامِ ختم نبوت کو حقیقی طور پر جاننے والے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود اور آپؑ کی جماعت ہی ہیں۔**

پاکستان کے احمدیوں کو خاص طور پر اپنے ملک کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے اور پاکستانی احمدیوں کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فتنہ پردازوں اور شر پسند اور خود غرض عناصر اور لیڈروں سے ملک کو بچائے۔ **اسی طرح برکینافاسو کے احمدیوں کے لیے دعا کریں۔** اللہ تعالیٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ **بنگلہ دیش کے احمدیوں کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں**، وہاں بھی ہر جمعے کوئی نہ کوئی خطرہ رہتا ہے۔

دنیائے احمدیت کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے۔ اور ہر احمدی کو ثبات قدم عطا فرمائے اور ایمان اور یقین میں بڑھائے۔

دنیا کے تباہی سے بچنے کے لیے بھی دعا کریں۔ آج کل جو حالات ہیں، دنیا آگ کے دہانے پر کھڑی ہے۔ ظاہری جنگوں کی طرف بھی بڑھ رہی ہے، اس کی وجہ سے بھی تباہی آنی ہے اور اخلاقی برائیاں بھی انتہا کو پہنچ چکی ہیں۔ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو جس طرح چھوڑ رہے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والے نہ بن جائیں اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب نہ ان پر نازل ہو۔

اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ہر شر سے بچائے۔ احمدیوں کو اپنا فرض اور حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کی آفات سے بچاتے ہوئے اپنی حفاظت اور پناہ میں لے لے۔ (آمین)

خطبے کے آخر میں حضور انور نے الفضل انٹرنیشنل کے روزنامہ ہونے کا اعلان فرمایا نیز اسے پڑھنے اور خریدنے کی تحریک فرماتے ہوئے الفضل میں لکھنے والوں کو بھی دعائیہ کلمات سے نوازا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔
عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔